دارالعلوم کے شب وروز

عبدالوہاب فاروقی متعلم دارالعلوم حقانیہ

دارالعلوم حقانیہ کے نئے ایوان شریعت

کا فتح مبین کانفرنس سے افتتاح

سبر کے اواخر میں اسلامی تحریک طالبان کے جانبازوں نے جرات ایمانی اور سرفروشی کا زرین باب رقم کرتے ہوئے افغانستان کے دارلحکومت کابل پر امن وسلامتی کا سفید پرچم لہرادیا۔

اس سے جہاں فدایان اسلام میں خوشی ومسرت کی لہر دوڑ گئی اس کے ساتھ ہی دشمنان دین کے دلوں پر گویا خنجر چل گیا۔ اور انہوں نے طالبان کے خلاف مذموم اور مسموم پروپیگنڈے کا ایک طوفان برپا کردیا۔ ایسے حالات میں طالبان کی حوصلہ افزائی اور اس مکروہ پروپیگنڈے کے زور کو کم کرنے اور اصل حالات لوگوں کے سامنے لانے کیلئے جہاں جمیعت علماء اسلام کے رہنماؤں نے اخبارات وجرائد میں طالبان کے حق میں خبریں اور مضامین شائع کئے وہاں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس سلسلہ میں ملکی سطح پر ام المدارس جو روز اول سے جہاد افغانستان کی مرکزی چھاؤنی دارالعلوم حقانیہ میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیاجائے۔

لہذا 16 اکتوبر کو فتح مبین کانفرنس کے نام سے جلسہ کا اعلان کردیا لیا۔ اور اس کو کامیاب بنانے کیلئے پر زور تیاریاں شروع کردی گئیں۔ پوسٹر چھاپ دئے گئے اور ملک کے مایہ ناز علماء، مشائخ، سیاستدان، مجاہدین اور جہاد افغانستان سے وابستہ اہم افراد کو دعوت نامے جاری کردئے گئے۔ ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس مبارک موقع پر نئی تعمیر شدہ عمارت "ایوان شریعت" کا افتتاح بھی ہوجائے۔

ایوان شریعت

یہ عظیم عمارت کروڑوں روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس سہ منزلہ عمارت میں، پہلی منزل پر ہسپتال دوسری منزل پر دارالعلوم کے جملہ دفاتر اور تیسری منزل پر ایشیاء کا سب سے بڑا دارالحدیث واقع ہے۔ یہ پرشکوہ عمارت چار سال کے شب روز کی محنت شاقہ کے بعد تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اس کے دائیں طرف دورہ حدیث کے طلبہ کیلئے چارمنزلہ رہائشی ہاسٹل الاحاطۃ المدنیہ (المنسوب الی السید حسین احمد المدنی رحمۃ اللہ علیہ) واقع ہے جس میں ایک ہزار طلبہ کی رہائش کا انتظام ہے۔ اور بائیں طرف حضرت الشیخ مولانا عبدالحق قدس سرہ کا مرقد مبارک اور دارالقرآن واقع ہے۔ دارالحدیث ہال میں تین ہزار طلبہ کی گنجائش ہے۔ اس میں بنائے گئے اسٹیج پر دو سو کے قریب افراد آسکتے ہیں۔ ہال کے درمیانی حصہ میں کوئی ستون نہیں ہے۔ اطراف میں گیلریاں بنی ہوئی ہیں۔ ساتھ ہی شیخ

الحدیث چیمبر بنایا گیا ہے۔ عمارت میں لکڑی اور شیشے کا انتہائی خوبصورت کام کیا گیا ہے۔ تمام سیڑھیاں سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہیں۔انشاءاللہ جلد ہی تمام عمارت کوائر کنڈیشنڈ کرانے کا پروگرام ہے۔

ایوان شریعت کی تعمیر پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اور حضرت مہتمم صاحب بجا طور پر صدہزار شکریہ کے مستحق ہیں۔ جن کے توصلہ اور بلند ہمتی کی بدولت علوم نبویہ کے اہم مراکز جیسے حرمین کوفہ و بغداد، بخارا و ثمرقند اور بصرہ و دیوبند کی علمی عظمتوں کے امین، اس عظیم عمارت کی تعمیر ممکن ہوئی۔

ایوان شریعت کے دو بلند و بالا اور فلک بوس میناریں علوم نبویہ کی عظمت و رفعت کا ایک عجیب احساس دلائیں گے۔ اور عمارت کی پیشانی پر بنائے جانے والے مصحف مبارک کی روشن شعائیں انشاءاللہ پوری دنیا میں اسلام کی حقانیت اور ابدیت کا پیغام پہنچائیں گی۔

خوبصورت نقش و نگار سے مزین چھت اور اس کے اندر لگائے گئے ... س لائٹیں حسن و دلکشی کا ایک عجیب سماں پیش کرتی ہیں۔

طلبہ کے جوش و خروش کا عالم دیدنی تھا صبح ہی سے شرکاء کانفرنس کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا ہر شخص کے چہرے پر خوشی اور مسرت کی چمک تھی۔ کانفرنس میں سیکورٹی کا انتظام دارالعلوم کے طلبہ نے سنبھال لیا تھا۔ اگرچہ مقامی پولیس کے لوگ بھی کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ طلبہ نے مخصوص وردیوں اور بیجوں کے ساتھ پورے دارالعلوم اور کانفرنس ہال میں جا بجا اپنے ساتھی متعین کر رکھے تھے۔ استقبالیہ کیلئے بھی طلبہ کا متعین دستہ پوری چابکدستی اور احساس ذمہ داری کا ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ جا بجا استقبالیہ گیٹ بنے ہوئے تھے اور دارالعلوم میں مختلف مقامات پر بینرز لگائے گئے تھے۔ جن پر استقبالیہ کلمات کے علاوہ طالبان کی حمایت میں مختلف نعرے درج تھے۔ پورے ہال کو بھی بینرز اور کتبوں سے سجایا گیا تھا۔ جن پر اس قسم کے نعرے لکھے ہوئے تھے "طالبان کی اسلامی حکومت کو فوراً تسلیم کیا جائے"، "عالم اسلام کی نئی مجاہد قیادت طالبان"، "ہم فاتحین کابل کو خوش آمدید کہتے ہیں"، "دارالعلوم حقانیہ کو اپنے مجاہد فرزندوں پر فخر ہے۔"، "تحریک طالبان، تحریک ریشمی رومال کا تسلسل ہے۔"، "تحریک طالبان سولہ لاکھ شہداء کی آرزوؤں کے امین ہیں"، "دارالعلوم حقانیہ مکہ و مدینہ، کوفہ و بغداد، بصرہ ثمرقند اور دیوبند کی علمی عظمتوں کا امین ہے"، "ہم امیر المومنین ملا محمد عمر کو فتح کابل پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ"۔

کانفرنس سے دو گھنٹہ قبل جمیعت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک مختصر اجلاس ہوا جس میں قائد محترم مولانا سمیع الحق صاحب نے علمائے کرام کو تحریک طالبان کی حالیہ کامیابی اس سے عالمگیر سطح پر مرتب ہونے والے اثرات سے آگاہ کیا۔ اور طالبان تحریک کی حمایت کیلئے مختلف تجاویز سامنے آئیں۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ملک کے طول و عرض میں اس طرح کی کانفرنسوں کا ایک سلسلہ شروع کیا جائے۔

باہر سے آنے والے مہمانوں کے قیام و خورد نوش کا انتظام حضرت مولانا صاحب کی رہائش گاہ میں کیا گیا تھا۔

نماز ظہر تک دارالعلوم شہر کاء کانفرنس سے بھر چکا تھا۔ نماز سے فوراً بعد کانفرنس ہال کے دروازے کھول دیے گئے۔ کانفرنس ہال جلد ہی بھر گیا اوپر بڑی بڑی گیلریاں بھی شدت ہجوم کی وجہ سے اپنی تنگ دامنی کی شکایت کر رہی تھیں۔ پہلے ہی سے یہ انتظام کیا گیا تھا۔ کہ ہال سے باہر بھی جلسہ سنا جاسکے لہذا جن کو ہال میں جگہ نہ مل سکی انہوں نے باہر دارالعلوم کے صحن میں اندر کی کاروائی سماعت کی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ اس کے بعد تحریک طالبان سے متعلق، دو طالبان نے ایک پر جوش نظم پیش کی۔ پورا ہال اللہ اکبر اور طالبان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ جناب مولانا یوسف شاہ صاحب اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے بخاری و ترمذی شریف کی حدیث سے اس دارالحدیث کا افتتاح فرمایا۔ اور بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہو گیا بلوچستان کے امیر جمعیت علماء اسلام جناب مولانا اللہ داد کاکڑ نے مختصر خطاب فرمایا فرمایا۔ جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا عبدالستار نیازی صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے کہا، کہ ہم طالبان کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ تحریک طالبان کے رہنما اور ملا محمد عمر مدظلہ کے خصوصی نمائندے مولانا محب اللہ نے اپنے خطاب میں طالبان تحریک کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ آخر میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مفصل خطاب فرمایا۔ جس میں آنے والے تمام مندوبین، شرکاء کانفرنس، اخباری نمائندوں اور ریڈیو ٹی وی کے نمائندوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے تحریک طالبان کے آغاز سے لیکر اب تک کی تفصیلات بیان کیں۔ انہوں نے پوری دنیا کے مسلمان ملکوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سنہری موقع کو ضائع نہ کریں۔ دنیا کے نقشے پر پہلی دفعہ ایک خالص اسلامی حکومت قائم ہوئی ہے۔ اس کو فوراً تسلیم کرلیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آج پوری دنیا کو یہ فکر پڑی ہوئی ہے۔ کہ طالبان نے عورتوں کے سکول بند کر دیے ہیں۔ فرمایا کہ طالبان عورتوں کو تعلیم سے محروم رکھنا نہیں چاہتے، لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ افغانستان میں پہلے سے موجود لادینی اور کمیونسٹ نظام تعلیم بدستور جاری رہے انہوں نے فرمایا، کہ میرے پاس فرانس کے سفیر آئے اور دریافت کیا کہ طالبان ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا، کہ جب انقلاب فرانس آیا، تو کیا آپ نے اس پرانے نظام تعلیم کو برقرار رکھا تھا۔ یا یکسر تبدیل کر دیا تھا۔ یہ سنکر وہ لاجواب ہو گئے۔ اور اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ آج پوری دنیا کی صیہونی لابیاں اور اسلام دشمن قوتیں اس حوالے سے طالبان کو بدنام کرنے کی کوششیں کر رہی ہے۔ حالانکہ افغانستان میں اس سے ہزار گنا بڑے مسائل موجود ہیں۔ سولہ سالہ جہاد اور بعد میں ربانی و حکمت یار کی جنگوں کی وجہ سے پورا افغانستان کھنڈر بن چکا ہے۔ اس کی تعمیر نو اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ لیکن یہ لوگ اصل میں اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ یہ چونکہ خالص اسلامی انقلاب ہے۔ اور انقلاب کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ ایک جگہ ٹھہرتا نہیں۔ وہ طالبان کی تحریک کو پوری اسلامی دنیا کی آزادی کا نقطہ آغاز سمجھتے ہیں۔

انہوں نے فرمایا کہ اگر طالبان کی اسلامی حکومت کی امداد کیلئے اسلامی ممالک کی حکومتیں